بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

# محدث

دہلی

جلد ۲ | ماہ ستمبر ۱۹۳۴ء مطابق ماہ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۳ھ | نمبر ۵

کتب خانہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

## مناسبات

**ششماہی امتحان** ۔ طلبہ کی کتب بینی کیلئے ایک ہفتہ تک اسباق بند رہنے کے بعد [illegible] اگست ۳۴ء کو دارالحدیث رحمانیہ کا ششماہی امتحان نہایت باقاعدہ طور پر ہوا۔ ۲۴ اگست کو بعد عصر نتیجہ سنایا گیا جو حد درجہ امید افزا اور پچھلے تمام نتائج سے شاندار رہا۔ ہم اس عظیم الشان کامیابی پر طلبہ و مدرسین اور جناب مہتمم صاحب مدظلہ کو بڑی مسرت سے مبارکباد دیتے ہیں۔ پھر جناب مہتمم صاحب کا حوصلۂ سخاوت کتنا بلند ہے کہ ان معمولی امتحانوں میں بھی جو صرف سالانہ کی تیاری کے لئے تاکیداً ہوا کرتے ہیں ہمیشہ انعامات تقسیم کرتے رہتے ہیں چنانچہ اس ششماہی امتحان میں بھی آئندہ مزید محنت کا شوق دلانے کیلئے حسب ذیل نقدی انعامات امتیازی حیثیت سے کامیاب طلبہ کو دیئے گئے۔ محمد تسلیم خاں کو جماعت ہشتم میں اول آنے پر عـــہ ۔ نظیر الحسن کو جماعت ہفتم میں اول اور حدیث میں اول آنے پر صہ ۔ عبدالجلیل بستوی کو جماعت ششم میں اول اور حدیث میں اول آنے پر صہ ۔ احسان اللہ کو جماعت پنجم میں اول اور حدیث میں اول آنے پر صہ ۔ علی محمد کو جماعت چہارم میں اول آنے پر عـــہ ۔ عبدالاحد کو جماعت سوم میں اول حدیث میں اول اور مدرسہ بھر میں دوم آنے پر عـــہ ۔ امام الدین کو جماعت دوم میں اول آنے پر عـــہ ۔ حافظ عبدالحلیم کو جماعت دوم کی حدیث میں اول آنے پر عـــہ ۔ عبدالرحمن خورد اور محمد ابراہیم کو جماعت اولیٰ میں سب سے زیادہ مگر برابر نمبر حاصل کرنے پر دو روپیہ ۔ اور عبدالعزیز کو جماعت ادنیٰ میں اول اور مدرسہ بھر میں اول آنے پر پانچ روپیہ انعام میں دیئے گئے ۔ ہم ان انعام حاصل کرنیوالے احباب و عزیزان کو مبارکباد دیتے ہوئے جناب میاں صاحب مہتمم دارالحدیث مدظلہ کو تحسین سے مستغنی سمجھکر ان کیلئے دعاء خیر کرتے ہیں اور ناظرین سے بھی ان کیلئے دعاء خیر و ترقی حیات و درجات کے متمنی ہیں ۔

**تفریح** ۔ چونکہ ششماہی امتحان کیلئے طلبہ نے کافی محنت کی تھی اسلئے دو روز ۱۴ ۔ ۱۵ اگست آرام و تفریح

مزید اسباق بند رہے۔ یہ جشن یوں ختم کیا گیا کہ ۱۴ اگست کو جناب میاں صاحب مہتمم مدرسہ مدظلہ کی طرف سے مدرسہ ہی میں تمام طلبہ و مدرسین اور متعلقین رحمانیہ کی شاندار دعوت ہوئی جس میں علاوہ اور کھانوں کے سادی ٹکڑے خاص طور پر بنائے گئے تھے جو خوب پسند کئے گئے پھر ۱۵ اگست کو جناب مہتمم صاحب کی طرف سے روشن آرا باغ میں تفریح کا سامان کیا گیا۔ دن بھر سارے متعلقین مدرسہ وہیں رہے۔ ایک پر لطف ضیافت بھی ہوئی جس میں کھیلوں کی خاص طور پر کثرت رہی۔ طلبہ مختلف کھیلوں میں مصروف رہے عصر سے قبل راقم الحروف کی سرکردگی میں پرزور کبڈی ہوئی جس میں اکثر لڑکوں کا کھیل اچھا رہا خصوصاً عبدالحلیم پرتاب گڑھی اور عبدالمتین بالمقابل خوب کھیلے۔ عصر کے بعد اکثر طلبہ کچھ دیر تک اونچا اور لمبا کودتے تڑپتے اور دوڑتے رہے۔ پھر فٹ بال کا نہایت زبردست کھیل ہوا جس میں راقم الحروف ریفری کے فرائض انجام دیتا رہا۔ اس میں محبوب الرحمن و عزیز الرحمن بالمقابل اچھا کھیلے۔ الغرض ان تمام تفریحات کے بعد شام کو سب کے سب مدرسہ واپس آ گئے۔

عبدالعلیم ناظم (ایڈیٹر)

# ایک ضروری التماس

بخدمت جناب مولانا ثناء اللہ صاحب مدیر اخبار اہلحدیث امرتسر۔

محترم مولانا ثناء اللہ صاحب زید مجدہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اخبار اہلحدیث امرتسر مورخہ ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۵۲ھ میں مولوی عبدالمجید صاحب کے خط پر جناب کا تبصرہ اور اسکے جواب میں منشی التفات الرحمن صاحب کا مضمون جو اخبار محمدی مورخہ یکم اگست ۱۹۳۳ء میں شائع ہوا ہے میں نے نہایت غور سے پڑھا اور میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ مجھے حقیقت نفس الامری کا اظہار کر دینا چاہیے اسلئے یہ چند سطور تحریر کرتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ اسکے بعد مدرسہ رحمانیہ کے متعلق کوئی تجویز کوئی بحث کرنیکا امکان باقی نہیں رہیگا۔

محترم مولانا۔ جناب کو غالباً اس اصلاح کا دیر میں خیال آیا یا اسکا بہت دیر میں اظہار ہوا لیکن میں اور میرے مرحوم بھائی خانصاحب حاجی عبدالرحمن صاحب ہمیشہ سے موجودہ طریقہ تعلیم نصاب و طلبا کے ساتھ عام طور پر جو دینی مدارس میں سلوک کیا جاتا ہے اس سے مطمئن نہیں تھے اور ہماری دلی خواہش تھی کہ اس میں اصلاح ہو لیکن یہ نا محال کام تھا جو ہمارے امکان اور قدرت سے باہر ثابت ہوا اسلئے مدرسہ رحمانیہ کی بنا اس خیال کو لیکر ڈالی کہ اسکے تمام تر اخراجات خود برداشت کریں اور خدمت خلق کی رضاء الٰہی کیلئے معونیت ہے اسے بلا مداخلت احدے پوری کریں بحمد اللہ کہ خداوند تعالیٰ نے یہ خدمت قبول فرما کر اس کار خیر میں برکت عطا کی اور مدرسہ کامیابی سے چل رہا ہے اسکا نصاب طریقہ کار لائحہ عمل مقبول ہو رہا ہے میں آپ کو اطمینان دلاتا ہوں کہ کسی صاحب کو مدرسہ رحمانیہ کے متعلق کاوش کی ضرورت نہیں ہے جبتک میں زندہ ہوں اسوقت تک خود اور اسکے بعد جس طرح سے میں اپنے تمام دنیوی کاموں پر اس خدمت کو مقدم سمجھکر سر انجام دیتا رہا ہوں میری اولاد بھی انشاء اللہ سر انجام دیتی رہیگی۔ اس مدرسہ کا اصول اساسی یہ ہے کہ عوام الناس کی مداخلت اور اندرونی معاملات میں انکی دسترس سے بالاتر ہے فرقہ بندی یا ذاتی اغراض کا آلہ کار نہ ہوسکے۔ اما بعد یہ جمہوری نظام اس حد تک ناکامیاب ہو چکا ہے کہ سلطنتوں میں اسکی خرابیاں تسلیم کر لی گئی ہیں اور جا بجا ڈکٹیٹر نظر آتے ہیں۔

عطاء الرحمن (مہتمم دار الحدیث رحمانیہ دہلی)